سودر رہرس صاحب

روحانیت کی طرف سفر

اردو ترجمہ

SikhBookClub.com

SGGSONLINE.COM

انڈیکس

سودر رہرس صاحب -- 1

عبادت -- 25

فلسفہ برائے سفر -- 30

خواتین کا کردار -- 33

پگڑی کی اہمیت --- 38

آپ کے سفر میں عاجزی کلیدی جوہر --- 40

🙏🙏🙏We are distributing Free Gutkas, Divine message of the Guru globally in all the major languages, To Continue this Monumental task, please donate at https://sggsonline.com/donation

This Sewa has been done by Sewadars & SikhBookClub.

This text is only a translation and only gives the essence of the Guru's Divine word. For a more complete understanding, please read the Gurumukhi Sri Guru Granth Sahib Ji. If any errors are noticed, please notify us immediately via email at walnut@gmail.com.

Publisher

© Sikhbookclub.com

Chino, Ca 91710

ਸੋ ਦਰੁ ਰਾਗੁ ਆਸਾ ਮਹਲਾ ੧

سو در راگ آسا محلہ 1

تو دارو راگو آسا محلہ 1

ੴ ਸਤਿਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

اِک اونکار ستگُر پرساد

واہے گرو ایک ہے، جو سچے گرو کی مہربانی سے پایا جا سکتا ہے۔

ਸੋ ਦਰੁ ਤੇਰਾ ਕੇਹਾ ਸੋ ਘਰੁ ਕੇਹਾ ਜਿਤੁ ਬਹਿ ਸਰਬ ਸਮਾਲੇ ॥

سو در تیرا کیہا سو گھر کیہا جِت بہِہ سرب سمالے

اے بے شکل ! تیرا وہ (ناقابلِ فہم) دروازہ کیسا ہے، وہ ٹھکانہ کیسا ہے، جہاں پر بیٹھ کر تم ساری مخلوق (کو سنبھالتے ہیں؟) اس کے بارے میں کیسے بیان کروں

ਵਾਜੇ ਤੇਰੇ ਨਾਦ ਅਨੇਕ ਅਸੰਖਾ ਕੇਤੇ ਤੇਰੇ ਵਾਵਣਹਾਰੇ ॥

واجے تیرے ناد انیک اسنکھا کےتے تیرے واون ہارے

اے ابدی شکل ! تمھارے دروازے پر بے شمار الہی آوازیں گونج رہی ہیں، کتنے ہی وہاں پر بولنے والے ہیں۔

ਕੇਤੇ ਤੇਰੇ ਰਾਗ ਪਰੀ ਸਿਉ ਕਹੀਅਹਿ ਕੇਤੇ ਤੇਰੇ ਗਾਵਣਹਾਰੇ ॥

کےتے تیرے راگ پری سِیو کہیہہ کےتے تیرے گاون ہارے

تمھارے دروازے پر کتنی ہی را گنیوں کے ساتھ، راگ کہتے ہیں اور کتنے ہی وہیں پر ان راگوں اور را گنیوں گانے والے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਪਵਣੁ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰੁ ਗਾਵੈ ਰਾਜਾ ਧਰਮੁ ਦੁਆਰੇ ॥

گاون تُدھنوُ پَون پانی بےَ سنتر گاوےَ راجا دھرم دوآرے

آگے گانے والوں کو بیان کرتے ہیں) اے واہے گرو ! تجھے ہوا، پانی اور آگ کے دیوتا وغیرہ گاتے ہیں اور دھرم راجہ بھی تمھارے دروازے پر آپ کا تقدس بیان کرتا ہے۔

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਚਿਤੁ ਗੁਪਤੁ ਲਿਖਿ ਜਾਣਨਿ ਲਿਖਿ ਲਿਖਿ ਧਰਮੁ ਬੀਚਾਰੇ ॥

گاون تُدھنوٗ چِت گُپت لِکھ جانن لِکھ لِکھ دھرم بیچارے

مخلوق کے اچھے برے اعمال لکھنے والے کراماً کاتبین، تمھاری تعریف کرتے ہیں اور لکھ کر اچھے برے کاموں کے بارے مں سوچتے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਈਸਰੁ ਬ੍ਰਹਮਾ ਦੇਵੀ ਸੋਹਨਿ ਤੇਰੇ ਸਦਾ ਸਵਾਰੇ ॥

گاون تُدھنوٗ اِیسر برہما دیوی سوہن تیرے سدا سوارے

شیو اور برہما اپنی الہی طاقتوں کے ساتھ آپ کی تعریف کر رہے ہیں، جو ہمیشہ آپ کی سجاوٹ کو خوبصورت بنا رہے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਇੰਦ੍ਰ ਇੰਦ੍ਰਾਸਣਿ ਬੈਠੇ ਦੇਵਤਿਆ ਦਰਿ ਨਾਲੇ ॥

گاون تُدھنوٗ اِندر اِندراسن بےٹھے دیوتیا در نالے

دیوتاؤں کے ساتھ اپنے تخت پر بیٹھا اندرا (جنت کا داروغہ) بھی تمھاری شان کو گا رہا ہے۔

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਸਿਧ ਸਮਾਧੀ ਅੰਦਰਿ ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਸਾਧ ਬੀਚਾਰੇ ॥

گاون تُدھنوٗ سِدھ سمادھی اندر گاون تُدھنوٗ سادھ بیچارے

سمادھی میں رہنے والے سادھو بھی تمہاری تعریف کر رہے ہیں، دانش ور اولیاء بھی تمھاری ثنا کر رہے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਜਤੀ ਸਤੀ ਸੰਤੋਖੀ ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਵੀਰ ਕਰਾਰੇ ॥

گاون تُدھنوٗ جتی ستی سنتوکھی گاون تُدھنوٗ وِیر کرارے

تمھاری تعریف راہب، سچے اور مطمئن لوگ بھی کر رہے ہیں اور بہادر بھی تمھاری خوبیوں کی تعریف کر رہے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਪੰਡਿਤ ਪੜਨਿ ਰਖੀਸੁਰ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਵੇਦਾ ਨਾਲੇ ॥

گاون تُدھنوٗ پنڈت پڑن رکھیسر جُگ جُگ ویدا نالے

صدیوں تک ویدوں کے مطالعہ کے ذریعے اہل علم اور مشائخ وغیرہ تمھاری شہرت کو پکارتے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਮੋਹਣੀਆ ਮਨੁ ਮੋਹਨਿ ਸੁਰਗੁ ਮਛੁ ਪਇਆਲੇ ॥

گاون تدھنو موہنیا من موہن سُرگو مچھ پئیالے

دماغ کو موہ لینے والی عورتیں جنت، موت اور پاتال میں تمھاری تسبیح کر رہی ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਰਤਨ ਉਪਾਏ ਤੇਰੇ ਅਠਸਠਿ ਤੀਰਥ ਨਾਲੇ ॥

گاون تدھنو رتن اوپائے تیرے اٹھسٹھ تِیرتھ نالے

تمھارے بنائے ہوئے چودہ جواہرات اور دنیا کے اڑسٹھ مزورین بھی تمھاری ثنا کر رہے ہیں

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਜੋਧ ਮਹਾਬਲ ਸੂਰਾ ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਖਾਣੀ ਚਾਰੇ ॥

گاون تُدھنو جودھ مہابل سُورا گاون تُدھنو کھانی چارے

جنگجو، مہابلی اور بہادر بھی تمہاری مدح سرائی کر رہے ہیں، چاروں ماخذ بھی تمھاری شان گا رہے ہیں۔

ਗਾਵਨਿ ਤੁਧਨੋ ਖੰਡ ਮੰਡਲ ਬ੍ਰਹਮੰਡਾ ਕਰਿ ਕਰਿ ਰਖੇ ਤੇਰੇ ਧਾਰੇ ॥

گاون تُدھنو کھنڈ منڈل برہمنڈا کر کر رکھے تیرے دھارے

نوکھنڈ، جزیرے اور کائنات وغیرہ کی مخلوقات بھی تمھارے گیت گا رہی ہیں، جو تم نے اس دنیا میں پیدا کر کے قائم کی ہیں۔

ਸੇਈ ਤੁਧਨੋ ਗਾਵਨਿ ਜੋ ਤੁਧੁ ਭਾਵਨਿ ਰਤੇ ਤੇਰੇ ਭਗਤ ਰਸਾਲੇ ॥

سیئی تُدھنو گاون جو تُدھ بھاون رتے تیرے بھگت رسالے

جو تمہیں اچھے لگتے ہیں اور تیری محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور عقیدت مند تمہاری مدح سرائی کرتے ہیں۔

ਹੋਰਿ ਕੇਤੇ ਤੁਧਨੋ ਗਾਵਨਿ ਸੇ ਮੈ ਚਿਤਿ ਨ ਆਵਨਿ ਨਾਨਕੁ ਕਿਆ ਬੀਚਾਰੇ ॥

ہور کیتے تُدھنو گاون سے مَیں چت نہ آون نانک کیا بیچارے

اور بھی بہت سے لوگ تمھاری تعریف کر رہے ہیں، وہ میرے خیال میں نہیں آ رہے ہیں۔

ਸੋਈ ਸੋਈ ਸਦਾ ਸਚੁ ਸਾਹਿਬੁ ਸਾਚਾ ਸਾਚੀ ਨਾਈ ॥

سوئی سوئی سدا سچ صاحب ساچا ساچی نائی

شری گرو نانک دیو جی کہتے ہیں کہ میں ان کے بارے میں کیا غور کروں؟

ਹੈ ਭੀ ਹੋਸੀ ਜਾਇ ਨ ਜਾਸੀ ਰਚਨਾ ਜਿਨਿ ਰਚਾਈ ॥

ہےَ بھی ہوسی جائے نہ جاسی رچنا جِن رچائی

حق ذات نراکار ماضی میں بھی تھی اور وہ حقیقی عزت والا اب بھی ہے۔

ਰੰਗੀ ਰੰਗੀ ਭਾਤੀ ਕਰਿ ਕਰਿ ਜਿਨਸੀ ਮਾਇਆ ਜਿਨਿ ਉਪਾਈ ॥

رنگی رنگی بھاتی کر کر جِنسی مائیا جن اُپائی

پھر ستقبل میں بھی وہی حقیقی ذات ہوگی جس نے اس دنیا کی تخلیق کی ہے، وہ نہ فنا ہوتی ہے اور نہ فنا ہوگی۔

ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ਕੀਤਾ ਆਪਣਾ ਜਿਉ ਤਿਸ ਦੀ ਵਡਿਆਈ ॥

کر کر دیکھے کیتا آپنا جیو تِس دی وڈیائی

مختلف قسم کے رنگوں کی اور مختلف طرح کی مایا کے ذریعے چوپایوں پرندوں وغیرہ جانوروں کی جس نے تخلیق کی ہے، وہ خالق، روح پرور، اپنی پیدا کی ہوئی کائنات کو اپنی مرضی کے مطابق دیکھتا ہے۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਕਰਸੀ ਫਿਰਿ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਰਣਾ ਜਾਈ ॥

جو تِس بھاوے سوئی کرسی پھِر حُکم نہ کرنا جائی

جو اسے بھلا لگتا ہے وہی کرتا ہے، اس کو حکم دینے والا کوئی بھی نہیں ہے۔

ਸੋ ਪਾਤਿਸਾਹੁ ਸਾਹਾ ਪਤਿਸਾਹਿਬੁ ਨਾਨਕ ਰਹਣੁ ਰਜਾਈ ॥੧॥

1۔اسو پاتساہو ساہا پاتصاحِب نانک رِہن رجائی۔

اے نانک! وہ شاہوں کا شاہ شہنشاہ ہے، اس کی ماتحتی میں رہنا ہی بہتر ہے۔

ਆਸਾ ਮਹਲਾ ੧ ॥

آسا محلہ 1 ‖

آسا محلہ 1 ‖

ਸੁਣਿ ਵਡਾ ਆਖੈ ਸਭੁ ਕੋਇ ॥

سُن وڈا آکھےَ سبھ کوئے

اے شکل و صورت سے پاک رب ! (صحیفوں اور اہل علم سے) سن کر ہر کوئی تجھے بڑا کہتا ہے۔

ਕੇਵਡੁ ਵਡਾ ਡੀਠਾ ਹੋਇ ॥

کےوڈ وڈا ڈیٹھا ہوئے

لیکن کتنا بڑا ہے، یہ تو تبھی کوئی بتا سکتا ہے جب کہ کسی نے تجھے دیکھا ہو یا تمھاری زیارت کی ہو۔

ਕੀਮਤਿ ਪਾਇ ਨ ਕਹਿਆ ਜਾਇ ॥

قِیمت پائے نہ کہیا جائے

بے شک اس خوب رو واہے گرو کی نہ تو کوئی قیمت لگا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی کوئی انتہا بتا سکتا ہے کیونکہ وہ لازوال اور لامحدود ہے۔

ਕਹਣੈ ਵਾਲੇ ਤੇਰੇ ਰਹੇ ਸਮਾਇ ॥੧॥

کہنے والے تیرے رہے سمائے

جنھوں نے تیرے جلال کی انتہا پائی ہے یعنی تیری اصلی صورت کو جاناہے وہ تجھ میں ہی جذب ہوجاتے ہیں۔

ਵਡੇ ਮੇਰੇ ਸਾਹਿਬਾ ਗਹਿਰ ਗੰਭੀਰਾ ਗੁਣੀ ਗਹੀਰਾ ॥

وڈے میرے صاحبا گہر گنبھیرا گُنی گہِیرا

اے میرے واہے گرو ! تم عظیم ہو، فطرت میں مستحکم اور خوبیوں کا ذخیرہ ہو۔

ਕੋਇ ਨ ਜਾਣੈ ਤੇਰਾ ਕੇਤਾ ਕੇਵਡੁ ਚੀਰਾ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

1 کوئے نہ جانے ترا کےتا کیوڈ چِیرا ۔ رہاؤ۔

تم کتنے وسیع ہو، اس کسی کو اس حقیقت کا علم کسی کو بھی نہیں ہے۔

ਸਭਿ ਸੁਰਤੀ ਮਿਲਿ ਸੁਰਤਿ ਕਮਾਈ ॥

سبھ سُرتی مِل سُرت کمائی

تمام مراقبہ کرنے والے افراد نے مل کر اپنی محنت لگائی۔

ਸਭ ਕੀਮਤਿ ਮਿਲਿ ਕੀਮਤਿ ਪਾਈ ॥

سبھ قیمت مِل قیمت پائی

تمام اہل علم نے مل کر تمھاری انتہا جاننے کی کوشش کی۔

ਗਿਆਨੀ ਧਿਆਨੀ ਗੁਰ ਗੁਰਹਾਈ ॥

گِیانی دِھیانی گُر گُرہائی

لکھنے والے پرانامی، گرو اور گرؤوں کے گرو بھی

ਕਹਣੁ ਨ ਜਾਈ ਤੇਰੀ ਤਿਲੁ ਵਡਿਆਈ ॥੨॥

2 کہن نہ جائی تیری تِل وڈیائی۔

تیری شان کا ذرہ برابر بھی بیان نہیں کر سکتے۔

ਸਭਿ ਸਤ ਸਭਿ ਤਪ ਸਭਿ ਚੰਗਿਆਈਆ ॥

سبھ ست سبھ تپ سبھ چنگیئیاآئیاں

ساری اچھائیاں خوبیاں، ساری کفایت شعاری اور سارے نیک اعمال۔

ਸਿਧਾ ਪੁਰਖਾ ਕੀਆ ਵਡਿਆਈਆ ॥

سِدھا پُرکھا کِیا وڈیئیاآئاں

مردان اولیاء کے کمال کے برابر عظمت

ਸਿਧੀ ਕਿਨੈ ਨ ਪਾਈਆ ॥

تُدھ وِن سِدھی کِنئے نہ پائیا

تمھاری مہربانی کے بنا مذکورہ صفات کے جو کمالات ہیں وہ کسی نے بھی نہیں کیے۔

ਕਰਮਿ ਮਿਲੈ ਨਾਹੀ ਠਾਕਿ ਰਹਾਈਆ ॥੩॥

کرم ملے ناہی ٹھاک رہائیا۔3

اگر واہے گرو کی مہربانی سے یہ خوبیاں حاصل ہو جائیں، تو پھر کسی کے روکنے سے رک نہیں سکتیں۔

ਆਖਣ ਵਾਲਾ ਕਿਆ ਵੇਚਾਰਾ ॥

آکھن والا کیا ویچارا

اگر کوئی کہے کہ اے واہے گرو ! میں تمہاری شان بیان کرسکتا ہوں تو یہ بیچارہ کیا کہہ سکتا ہے۔

ਸਿਫਤੀ ਭਰੇ ਤੇਰੇ ਭੰਡਾਰਾ ॥

سِفتی بھرے تیرے بھنڈارا

کیونکہ اے واہے گرو ! تیری حمد کے خزانے ویدوں، صحیفوں اور آپ کے عقیدت مندوں کے دلوں میں بھرے پڑے ہیں۔

ਜਿਸੁ ਤੂ ਦੇਹਿ ਤਿਸੈ ਕਿਆ ਚਾਰਾ ॥

جِس تُو دیہہ تسےَ کیا چارا

جن کو تم اپنی تعریف کرنے کی توفیق عطا کرتے ہو، ان کے ساتھ کسی کا کیا زور چل سکتا ہے۔

ਨਾਨਕ ਸਚੁ ਸਵਾਰਣਹਾਰਾ ॥੪॥੨॥

نانک سچ سوارن ہارا

گرو نانک جی کہتے ہیں کہ وہ حق ذات واہے گرو ہی سب کو حسن عطا کرنے والا ہے۔

ਆਸਾ ਮਹਲਾ ੧ ॥

آسا محلہ 1

‖آسا محلہ 1

ਆਖਾ ਜੀਵਾ ਵਿਸਰੈ ਮਰਿ ਜਾਉ ॥

آکھاں جِواں وِسرے مر جاؤ

اے ماں جی ! جب تک میں واہے گرو کے نام کا ذکر کرتا ہوں تب تک ہی میں زندہ رہتا ہوں جب میں اس نام کو بھول جاتا ہوں تو میں خود کو مردہ سمجھتا ہوں۔ یعنی میں رب کے نام میں ہی سُکھ محسوس کرتا ہوں، ورنہ میں دکھی ہوتا ہوں۔

ਆਖਣਿ ਅਉਖਾ ਸਾਚਾ ਨਾਉ ॥

آکھن اَوکھا ساچا ناؤ

مگر یہ سچا نام بتانا بہت کٹھن ہے۔

ਸਾਚੇ ਨਾਮ ਕੀ ਲਾਗੈ ਭੂਖ ॥

ساچے نام کی لاگے بھُوکھ

اگر رب کے سچے نام کی بھوک (چاہت) ہو۔

ਉਤੁ ਭੂਖੈ ਖਾਇ ਚਲੀਅਹਿ ਦੂਖ ॥੧॥

اُت بھُوکھے کھائے چلیہہ دوُکھ ۔1

تو وہ چاہت ہی تمام دکھوں کو ختم کر دیتی ہے۔

ਸੋ ਕਿਉ ਵਿਸਰੈ ਮੇਰੀ ਮਾਇ ॥

سو کیئو وِسرَے میری مائے

تو ماں جی ! ایسا نام پھر میں کیوں بھولوں؟

ਸਾਚਾ ਸਾਹਿਬੁ ਸਾਚੈ ਨਾਇ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

سچا صاحب ساچے نَائے ۔ رہاؤ۔1

وہ رب حق ہے اور اس کا نام بھی حق ہے۔

ਸਾਚੇ ਨਾਮ ਕੀ ਤਿਲੁ ਵਡਿਆਈ ॥

ساچے نام کی تِل وڈیائی

واہے گرو کے سچے نام کی ذرہ برابر تعریف:

ਆਖਿ ਥਕੇ ਕੀਮਤਿ ਨਹੀ ਪਾਈ ॥

آکھ تھکے قِیمت نہیں پائی

ویاسدی منی) کہہ کر تھک گئے ہیں، لیکن وہ اس کی اہمیت کو نہیں جان پائے ہیں۔)

ਜੇ ਸਭਿ ਮਿਲਿ ਕੈ ਆਖਣ ਪਾਹਿ ॥

جے سبھ مِل کے آکھن پائے

اگر کائنات کی تمام مخلوقات مل کر واہے گرو کی حمد وثنا کرنے لگے۔

ਵਡਾ ਨ ਹੋਵੈ ਘਾਟਿ ਨ ਜਾਇ ॥੨॥

2وڈا نہ ہووے گھاٹ نہ جائے۔

تو وہ تعریف کرنے سے نہ بڑا ہوتا ہے اور نہ برائی کرنے سے گھٹتا ہے۔

ਨਾ ਓਹੁ ਮਰੈ ਨ ਹੋਵੈ ਸੋਗੁ ॥

نہ اوہ مرے، نہ ہووے سوگ۔

وہ نراکار نہ تو کبھی مرتا ہے اور نہ ہی اسے کبھی غم ہوتا ہے۔

ਦੇਦਾ ਰਹੈ ਨ ਚੂਕੈ ਭੋਗੁ ॥

نا اوہ مرے نہ ہووے سوگ

وہ دنیا کی مخلوق کو کھانے پینے کی چیزیں دیتا رہتا ہے جو اس کے ذخیرہ میں کبھی ختم نہیں ہوتا۔

ਗੁਣੁ ਏਹੋ ਹੋਰੁ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ॥

دیندا رہے نہ چُوکے بھوگ

بردبار پرماتما جیسی خوبی صرف اسی میں ہی ہے، دوسرے کسی میں نہیں۔

ਨਾ ਕੋ ਹੋਆ ਨਾ ਕੋ ਹੋਇ ॥੩॥

گُن ایہو ہور نا ہی کوئے

اسے واہے گرو جیسا نہ پہلے کبھی ہوا ہے اور نہ ہی آگے کوئی ہو گا۔

ਜੇਵਡੁ ਆਪਿ ਤੇਵਡ ਤੇਰੀ ਦਾਤਿ ॥

جےوڈآپ تےوڈتیری دات

جتنا عظیم واہے گرو خود ہے، اتنی ہی عظیم اس کی بخشش بھی ہیں۔

ਜਿਨਿ ਦਿਨੁ ਕਰਿ ਕੈ ਕੀਤੀ ਰਾਤਿ ॥

جِن دِن کر کےَ کیتی دات

جس نے دن بنا کر پھر رات پیدا کی ہے۔

ਖਸਮੁ ਵਿਸਾਰਹਿ ਤੇ ਕਮਜਾਤਿ ॥

کھسم وِسارہِ تے کمجات

اسے واہے گرو کو جو بھلا دے وہ برا ہے۔

ਨਾਨਕ ਨਾਵੈ ਬਾਝੁ ਸਨਾਤਿ ॥੪॥੩॥

3۔4نانک ناوےَ باجھ سنات۔

گرو نانک جی کہتے ہیں کہ واہے گرو کے نام کے ذکر کے بغیر انسان ادنیٰ ذات ہوتا ہے۔

ਰਾਗੁ ਗੂਜਰੀ ਮਹਲਾ ੪ ॥

4 راگو گجری محلہ

4 راگو گجری محلہ

ਹਰਿ ਕੇ ਜਨ ਸਤਿਗੁਰ ਸਤਪੁਰਖਾ ਬਿਨਉ ਕਰਉ ਗੁਰ ਪਾਸਿ ॥

ہر کے جن ستگُر ست پُرکھا بِنو کرو گر پاس

اے عظیم واہے گرو، سچی ذات ! میری آپ سے یہی درخواست ہے کہ

ਹਮ ਕੀਰੇ ਕਿਰਮ ਸਤਿਗੁਰ ਸਰਣਾਈ ਕਰਿ ਦਇਆ ਨਾਮੁ ਪਰਗਾਸਿ ॥੧॥

1ہم کیرے کِرم ستگر سرنائی کرِئیا نام پرگاس۔

میں ننھے کیڑے جیسی مخلوق ہوں، تو اے سچے گرو ! میں آپ کی پناہ میں حاضر ہوں، مہربانی کرکے میرے دل میں رب کے نام کا چراغ روشن کردے۔

ਮੇਰੇ ਮੀਤ ਗੁਰਦੇਵ ਮੋ ਕਉ ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਪਰਗਾਸਿ ॥

میرے مِیت گُردیو مو کو رام نام پرگاس

اے میرے دوست گرودیو ! مجھے رام کے نام کا نور دے دے۔

ਗੁਰਮਤਿ ਨਾਮੁ ਮੇਰਾ ਪ੍ਰਾਨ ਸਖਾਈ ਹਰਿ ਕੀਰਤਿ ਹਮਰੀ ਰਹਰਾਸਿ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

1گُرمت نام میرا پران سکھائی ہر کیرت ہمری راہِراس۔رہاؤ۔

گرو کے پیغام کے مطابق، جو واہے گرو کا نام لیتا ہے وہی میرے زندگی کا مددگار ہے، واہے گرو کی بڑائی بیان کرنا میرا مشغلہ ہے.

ਹਰਿ ਜਨ ਕੇ ਵਡ ਭਾਗ ਵਡੇਰੇ ਜਿਨ ਹਰਿ ਹਰਿ ਸਰਧਾ ਹਰਿ ਪਿਆਸ ॥

ہر جن کے وڈ بھاگ وڈیرے جِن ہر ہر سردھا ہر پیاس

اے سچے گرو ! آپکی مہربانی سے میں جانتا ہوں کہ جن کا پروردگار کے نام پر یقین ہے اور اس کا ذکر کرنے کی خواہش ہے، ان عبادت گزاروں کی خوش قسمتی ہے۔

ਹਰਿ ਹਰਿ ਨਾਮੁ ਮਿਲੈ ਤ੍ਰਿਪਤਾਸਹਿ ਮਿਲਿ ਸੰਗਤਿ ਗੁਣ ਪਰਗਾਸਿ ॥੨॥

2ہر ہر نام ملے ترِپتاسیہہ مِل سنگت گُن پرگاس۔

کیونکہ اس پالن ہار کا پالن ہار نام لینے سے ہی اس کے عقیدت مندوں کو اطمینان ہوتا ہے اور اولیاء کی صحبت حاصل کرنے سے ان کے دلوں میں پالن ہار کی صفات کے علم کی روشنی پیدا ہوتی ہے۔

ਜਿਨ ਹਰਿ ਹਰਿ ਹਰਿ ਰਸੁ ਨਾਮੁ ਨ ਪਾਇਆ ਤੇ ਭਾਗਹੀਣ ਜਮ ਪਾਸਿ ॥

جِن ہر ہر ہر رس نام نہ پائیا تے بھاگ ہین جم پاس

جنہوں نے ہری کے ہری نام کی مٹھاس نہیں چکھی، یعنی جو مخلوق واہے گرو کے نام پر یقین نہیں رکھتے، وہ بد قسمت ملک الموت کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں۔

ਜੋ ਸਤਿਗੁਰ ਸਰਣਿ ਸੰਗਤਿ ਨਹੀ ਆਏ ਧ੍ਰਿਗੁ ਜੀਵੇ ਧ੍ਰਿਗੁ ਜੀਵਾਸਿ ॥੩॥

جو ستگُر سرن سنگت نہیں آئے دھرِگ جیوے دھرِگ جیواس

جو سچے گرو کی پناہ میں آکر رفاقت حاصل نہیں کرتے ان محروم آدمیوں میں زندگی پر لعنت ہے اور مستقبل میں انکے جینے پر بھی لعنت ہے۔

ਜਿਨ ਹਰਿ ਜਨ ਸਤਿਗੁਰ ਸੰਗਤਿ ਪਾਈ ਤਿਨ ਧੁਰਿ ਮਸਤਕਿ ਲਿਖਿਆ ਲਿਖਾਸਿ ॥

جِن ہر جن ستگُر سنگت پائی تِن دھُر مستک لِکھیا لِکھاس

جن ہری عابدوں نے سچے گرو کی رفاقت حاصل کر لی ہے، ان کے ماتھے پر واہے گرو کے ذریعے سے پیدائش سے پہلے ہی اچھی قسمت لکھی ہوتی ہے۔

ਧਨੁ ਧੰਨੁ ਸਤਸੰਗਤਿ ਜਿਤੁ ਹਰਿ ਰਸੁ ਪਾਇਆ ਮਿਲਿ ਜਨ ਨਾਨਕ ਨਾਮੁ ਪਰਗਾਸਿ ॥੪॥੪॥

4۔4دھن دھن ستسنگت جِت ہر رس پائیا مِل جن نانک نام پرگاس۔

سچے گرو جی کا فرمان ہے کہ اے غیر متشکل رب ! مبارک ہے وہ صحبت، جس سے رب کے نام کی مٹھاس حاصل ہوتی ہے اور رب کے عقیدت مندوں کو اس کے نام کی معرفت کا نور ملتا ہے۔ اس لیے اے سچے گرو جی ! مجھے تو واہے گرو کے نام کی بخشش کرو۔

ਰਾਗੁ ਗੂਜਰੀ ਮਹਲਾ ੫ ॥

5 راگ گُجری محلہ

5 راگو گجری محلہ

ਕਾਹੇ ਰੇ ਮਨ ਚਿਤਵਹਿ ਉਦਮੁ ਜਾ ਆਹਰਿ ਹਰਿ ਜੀਉ ਪਰਿਆ ॥

کاہے رے من چِتویہہ اُدم جا آہر ہر جیئو پریا

اے دل ! تو کس لیے سوچتا ہے، جب کہ پوری دنیا کو سنبھالنے کا کام تو خود واہے گرو کر رہا ہے۔

ਸੈਲ ਪਥਰ ਮਹਿ ਜੰਤ ਉਪਾਏ ਤਾ ਕਾ ਰਿਜਕੁ ਆਗੈ ਕਰਿ ਧਰਿਆ ॥੧॥

سیل پتھر میہہ جنت اوپائے تا کا رِجکُ آگے کر دھریا۔ 1

چٹانوں اور پتھروں میں جن ذی روحوں کو غیر متشکل رب نے پیدا کیا ہے، ان کا کھانا بھی اس نے پہلے ہی تیار کر رکھا ہے۔

ਮੇਰੇ ਮਾਧਉ ਜੀ ਸਤਸੰਗਤਿ ਮਿਲੇ ਸੁ ਤਰਿਆ ॥

میرے مادھو جی ستسنگت ملے سو تریا

اے غیر متشکل رب ! جو بھی اولیاء کی صحبت میں جا کر بیٹھتا ہے، وہ اس نے کائنات کے سمندر سے پاک اتر گیا۔

ਗੁਰ ਪਰਸਾਦਿ ਪਰਮ ਪਦੁ ਪਾਇਆ ਸੂਕੇ ਕਾਸਟ ਹਰਿਆ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

گُر پرساد پرم پد پایا سُوکے کاسٹ ہریا ۔ رہاؤ۔ 1

اس نے گرو کی مہربانی سے اعلیٰ ٹھکانہ (نجات) حاصل کر لیا ہے اور اس کا دل مانو ایسا ہو گیا جیسے کوئی سوکھی لکڑی ہری ہو جاتی ہے۔

ਜਨਨਿ ਪਿਤਾ ਲੋਕ ਸੁਤ ਬਨਿਤਾ ਕੋਇ ਨ ਕਿਸ ਕੀ ਧਰਿਆ ॥

جنن پِتا لوک سُت بِنتا کوئے نہ کِس کی دھریا

زندگی میں ماں، باپ، بیٹا، بیوی اور دیگر رشتہ داروں میں سے کوئی بھی کسی جگہ پناہ دینے والا نہیں ہوتا۔

ਸਿਰਿ ਸਿਰਿ ਰਿਜਕੁ ਸੰਬਾਹੇ ਠਾਕੁਰੁ ਕਾਹੇ ਮਨ ਭਉ ਕਰਿਆ ॥੨॥

سِر سِر رِجک سنبا ہے ٹھاکُر کا ہے من بھوَ کریا۔ 2

ہر ذی روح کو کائنات میں پیدا کر کے واہے گرو خود سامان زندگی فراہم کرتا ہے، تو اے نفس ! تو ڈر کس لیے کرتا ہے۔

ਉਡੇ ਉਡਿ ਆਵੈ ਸੈ ਕੋਸਾ ਤਿਸੁ ਪਾਛੈ ਬਚਰੇ ਛਰਿਆ ॥

اُوڈے اُوڈ آوے سے کوسا تِس پاچھے بچرے چھریا

پرندوں کا گروہ اڑ کر سینکڑوں میل دور چلا جاتا ہے اور اپنے بچوں کو وہ پیچھے (اپنے گھونسلے میں ہی) چھوڑ آتا ہے۔

ਤਿਨ ਕਵਣੁ ਖਲਾਵੈ ਕਵਣੁ ਚੁਗਾਵੈ ਮਨ ਮਹਿ ਸਿਮਰਨੁ ਕਰਿਆ ॥੩॥

3۔ تِن کوَن کھلاوےَ کوَن چُگاوےَ من میہہ سِمرن کریا

ان کو پیچھے کون کھانا کھلاتا ہے، کون کھیل کھلاتا ہے، یعنی ان کی پرورش ان کی ماں کے بنا کون کرتا ہے، (جواب میں کہا) ان کی ماں کے دل میں اپنے بچوں کی یاد ہوتی ہے، وہی ان کی پرورش کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

ਸਭਿ ਨਿਧਾਨ ਦਸ ਅਸਟ ਸਿਧਾਨ ਠਾਕੁਰ ਕਰ ਤਲ ਧਰਿਆ ॥

سبھ نِدھان دس اسٹ سِدھان ٹھاکُر کر تل دھریا

پورے نو خزانے اور اٹھارہ کمالات کو واہے گرو نے اپنی ہتھیلی پر رکھا ہوا ہے۔

ਜਨ ਨਾਨਕ ਬਲਿ ਬਲਿ ਸਦ ਬਲਿ ਜਾਈਐ ਤੇਰਾ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਰਾਵਰਿਆ ॥੪॥੫॥

5۔4۔ جن نانک بل بل سد بل جائیے تیرا انت نہ پارا وریا

اے نانک! اسے واہے گرو پر میں ہمیشہ سدا قربان جاتا ہوں، بے انتہا بے شکل کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے۔

ਆਸਾ ਮਹਲਾ ੪ ਸੋ ਪੁਰਖੁ

راگ آسا محلہ 4 سو پُرکھ

راگو آسا محلہ 4 تو پورکھو

ੴ ਸਤਿਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ॥

اِک اونکار ستگُرپرساد

واہے گرو ایک ہے، جسے سچے گرو کی مہربانی سے پایا جا سکتا ہے۔

ਸੋ ਪੁਰਖੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹਰਿ ਪੁਰਖੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਹਰਿ ਅਗਮਾ ਅਗਮ ਅਪਾਰਾ ॥

سو پُرکھ نِرنجن ہر پُرکھ نِرنجن ہر اگما اگم اپارا

وہ واہے گرو دنیا کے تمام ذی روحوں میں پھیلا ہوا ہے، پھر بھی سوچ سے پرے ہے۔ ناقابل رسائی ہے اور لامحدود ہے۔

ਸਭਿ ਧਿਆਵਹਿ ਸਭਿ ਧਿਆਵਹਿ ਤੁਧੁ ਜੀ ਹਰਿ ਸਚੇ ਸਿਰਜਣਹਾਰਾ ॥

سبھ دھیاویہہ سبھ دھیاویہہ تُدھ جی ہر سچے سِرجن ہارا

اے سچے خالق واہے گرو ! تمھارا ذکر ماضی میں بھی سب کرتے تھے، اب بھی کرتے ہیں اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔

ਸਭਿ ਜੀਅ ਤੁਮਾਰੇ ਜੀ ਤੂੰ ਜੀਆ ਕਾ ਦਾਤਾਰਾ ॥

سبھ جیئیہ تُمہارے جی تُوں جِیا کا داتارا

کائنات کی تمام مخلوق تمھاری ہی پیدا کی ہوئی ہے اور تم ہی خود جانداروں کو روزی روٹی دینے والے ہو

ਹਰਿ ਧਿਆਵਹੁ ਸੰਤਹੁ ਜੀ ਸਭਿ ਦੂਖ ਵਿਸਾਰਣਹਾਰਾ ॥

ہر دھیاووہُ سنتوہُ جی سبھ دُوکھ وِسارن ہارا

اے عقیدت مندو ! اس غیر متشکل رب کا ذکر کرو جو تمام دکھوں کو ختم کرکے سکھ عطا کرتا ہے۔

ਹਰਿ ਆਪੇ ਠਾਕੁਰੁ ਹਰਿ ਆਪੇ ਸੇਵਕੁ ਜੀ ਕਿਆ ਨਾਨਕ ਜੰਤ ਵਿਚਾਰਾ ॥੧॥

ہر آپے ٹھاکُر ہر آپے سیوک جی کیا نانک جنت وِچارا

نراکار خود مالک اور خود خادم ہے، تو اے نانک ! مجھ غریب جان کی کیا اوقات ہے کہ میں اس ناقابل رب کو بیان کرسکوں۔

ਤੂੰ ਘਟ ਘਟ ਅੰਤਰਿ ਸਰਬ ਨਿਰੰਤਰਿ ਜੀ ਹਰਿ ਏਕੋ ਪੁਰਖੁ ਸਮਾਣਾ ॥

تُوں گھَٹ گھَٹ انتر سرب نِرنتر جی ہر ایکو پُرکھ سمانا

۔ وہ ذات تمام مخلوق کے دل میں ہے اور شکل سے پاک ھے

ਇਕਿ ਦਾਤੇ ਇਕਿ ਭੇਖਾਰੀ ਜੀ ਸਭਿ ਤੇਰੇ ਚੋਜ ਵਿਡਾਣਾ ॥

اِک داتے اِک بھیکھاری جی سبھ تیرے چوج وِڈانا

کوئی دنیا میں نوازنے والا ھے، کسی نے رہبانیت اختیار لی ھے۔ اے معبود! یہ سب آپ کے حیرت انگیز قدرت کا کرشمہ ہے۔

ਤੂੰ ਆਪੇ ਦਾਤਾ ਆਪੇ ਭੁਗਤਾ ਜੀ ਹਉ ਤੁਧੁ ਬਿਨੁ ਅਵਰੁ ਨ ਜਾਣਾ ॥

تُوں آپے داتا آپے بھُگتا جی ہوَں تُدھ بِن اَور نہ جانا

تو ہی دینے والا ہے اور دیگر خوش ہوتا ہے، میں تیرے سوا کسی کو نہیں جانتا۔

ਤੂੰ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਬੇਅੰਤੁ ਬੇਅੰਤੁ ਜੀ ਤੇਰੇ ਕਿਆ ਗੁਣ ਆਖਿ ਵਖਾਣਾ ॥

تُوں پاربرہم بےانت بےانت جی تیرے کیا گُن آکھ وکھانا

آپ لا مکان ہیں، آپ کی تینوں جہانوں میں مخفی ہے، میں اپنی زبان سے آپ کی کون کون سی صفات کا اظہار کروں اور کیسے کروں؟

ਜੋ ਸੇਵਹਿ ਜੋ ਸੇਵਹਿ ਤੁਧੁ ਜੀ ਜਨੁ ਨਾਨਕੁ ਤਿਨ ਕੁਰਬਾਣਾ ॥੨॥

2جو سیویہہ جو سیویہہ تُدھ جی جن نانک تِن قُربانا۔

سچے گرو جی فرماتے ہیں کہ میں ان تمام لوگوں تعظیم کرتا ہوں، جو دل سے تیری عبادت کرتے ہیں اور خدمت کے جذبے سے سرشار ہیں۔

ਹਰਿ ਧਿਆਵਹਿ ਹਰਿ ਧਿਆਵਹਿ ਤੁਧੁ ਜੀ ਸੇ ਜਨ ਜੁਗ ਮਹਿ ਸੁਖਵਾਸੀ ॥

ہر دھیاویہہ ہر دھیاویہہ تُدھ جی سے جن جُگ میہہ سُکھواسی

اے نرالی ذات! جو آپ کے افکار اور کلام پر غور کرتا ہے، وہ انسان سدا خوش رھتا ہے۔

ਸੇ ਮੁਕਤੁ ਸੇ ਮੁਕਤੁ ਭਏ ਜਿਨ ਹਰਿ ਧਿਆਇਆ ਜੀ ਤਿਨ ਤੂਟੀ ਜਮ ਕੀ ਫਾਸੀ ॥

سے مُکت سے مُکت بھئے جن ہر دھیایا جی تِن توٹی جم کی پھاسی

جن لوگوں نے آپ کا مراقبہ کیا ہے، وہ اس دنیا سے نجات پاتے ہیں اور ان کا دوئی کا خیال جاتا رہتا ہے۔

ਜਿਨ ਨਿਰਭਉ ਜਿਨ ਹਰਿ ਨਿਰਭਉ ਧਿਆਇਆ ਜੀ ਤਿਨ ਕਾ ਭਉ ਸਭੁ ਗਵਾਸੀ ॥

جِن نِربھاؤ جِن ہر نِربھاؤ دھیایا جی تِن کا بھاؤ سبھ گواسی

جن لوگوں نے خوف سے آزاد ہو کر بے خوف انسان کی بے خوف ذات پر غور کیا ہے، وہ ان کی زندگی کے تمام خوف (پیدائش، موت اور موت) کو ختم کر دیتا ہے۔

ਜਿਨ ਸੇਵਿਆ ਜਿਨ ਸੇਵਿਆ ਮੇਰਾ ਹਰਿ ਜੀ ਤੇ ਹਰਿ ਹਰਿ ਰੂਪਿ ਸਮਾਸੀ ॥

جِن سیویا جِن سیویا میرا ہر جی تے ہر ہر رُوپ سماسی

جن لوگوں نے نرالی ذات پر غور کیا، اور خدمت کے جذبے سے اسی کے ہو کر رہ گئے، وہ آپ کی پریشانی کی حالت میں آپ کے ساتھ ہے۔

ਸੇ ਧੰਨੁ ਸੇ ਧੰਨੁ ਜਿਨ ਹਰਿ ਧਿਆਇਆ ਜੀ ਜਨੁ ਨਾਨਕੁ ਤਿਨ ਬਲਿ ਜਾਸੀ ॥੩॥

3۔ سے دھن سے دھن جِن ہر دھیایا جی جن نانک تِن بل جاسی

اے نانک! مبارک ہیں وہ لوگ جو شکلوں سے پاک ذات کی عبادت کرتے ہیں، میں ان پر قربان ہوں۔

ਤੇਰੀ ਭਗਤਿ ਤੇਰੀ ਭਗਤਿ ਭੰਡਾਰ ਜੀ ਭਰੇ ਬਿਅੰਤ ਬੇਅੰਤਾ ॥

تیری بھگت تیری بھگت بھنڈار جی بھرے بے انت بے انتا

اے لامحدود شکلوں والے! آپ کی عقیدت، عقیدت مندوں کے دلوں میں بے پناہ ہے۔

ਤੇਰੇ ਭਗਤ ਤੇਰੇ ਭਗਤ ਸਲਾਹਨਿ ਤੁਧੁ ਜੀ ਹਰਿ ਅਨਿਕ ਅਨੇਕ ਅਨੰਤਾ ॥

یرے بھگت تیرے بھگت صلاحن تُدھ جی ہر اِنک انیک اننتا

تیرے بندے تینوں پہر تیری حمد و ثنا کرتے ہیں، اے معبود! آپ بہت سی شکلوں نظر آتے ہیں اور آپ کی ذات لامحدود ہیں۔

ਤੇਰੀ ਅਨਿਕ ਤੇਰੀ ਅਨਿਕ ਕਰਹਿ ਹਰਿ ਪੂਜਾ ਜੀ ਤਪੁ ਤਾਪਹਿ ਜਪਹਿ ਬੇਅੰਤਾ ॥

تیری اِنِک تیری اِنِک کریہہ ہر پُوجا جی تپ تاپیہہ جپیہہ بے انتا

آپ کی عبادت دنیا میں مختلف طریقوں سے جاتی ہے اروحانی مشق اور مراقبہ کے ذریعے کی جاتی ہے۔

ਤੇਰੇ ਅਨੇਕ ਤੇਰੇ ਅਨੇਕ ਪੜਹਿ ਬਹੁ ਸਿਮ੍ਰਿਤਿ ਸਾਸਤ ਜੀ ਕਰਿ ਕਿਰਿਆ ਖਟੁ ਕਰਮ ਕਰੰਤਾ ॥

تیرے انیک تیرے انیک پڑھیہہ بوہ سمرت ساست جی کر کِریا کھٹ کرم کرنتا

بہت سے عبادت گذار، اور اہل علم مختلف صحیفوں، اسمرتوں کا مطالعہ، امور ششگانہ کی انجام دھی، اور
مجاھدہ وغیرہ کرکے آپ کی تعریف کرتے ہیں۔

ਸੇ ਭਗਤ ਸੇ ਭਗਤ ਭਲੇ ਜਨ ਨਾਨਕ ਜੀ ਜੋ ਭਾਵਹਿ ਮੇਰੇ ਹਰਿ ਭਗਵੰਤਾ ॥੪॥

4سے بھگت سے بھگت بھلے جن نانک جی جو بھاویہہ میرے ہر بھگونتا۔

اے نانک! دنیا میں وہ تمام عقیدت مند اچھے ہیں جن سے شکل سے مبرا ذات راضی ھے۔

ਤੂੰ ਆਦਿ ਪੁਰਖੁ ਅਪਰੰਪਰੁ ਕਰਤਾ ਜੀ ਤੁਧੁ ਜੇਵਡੁ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਈ ॥

تُوں آدپُرکھ اپرنپر کرتا جی تُدھ جےوڈ اَوَر نہ کوئی

اے نرالی ذات! آپ غیر محدود رب ہیں، آپ جیسا کوئی اور نہیں ہے۔

ਤੂੰ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਸਦਾ ਸਦਾ ਤੂੰ ਏਕੋ ਜੀ ਤੂੰ ਨਿਹਚਲੁ ਕਰਤਾ ਸੋਈ ॥

تُوں جُگ جُگ اےکو سدا سدا تُوں اےکو جی تُو نہچل کرتا سوئی

آپ سدا سے ایک ہیں، اور ہمیشہ ہمیش سے آپ کی ذات منفرد ہے اور آپ بے مثال خالق ہیں۔

ਤੁਧੁ ਆਪੇ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਵਰਤੈ ਜੀ ਤੂੰ ਆਪੇ ਕਰਹਿ ਸੁ ਹੋਈ ॥

تُدھ آپے بھاوے سوئی ورتے جی تُوں آپے کرِہ سو ہوئی

جو آپ کو بھاتا ہے، وہی ہوتا ہے، اور کام آپ کی مرضی سے ہوتا ہے۔

ਤੁਧੁ ਆਪੇ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਸਭ ਉਪਾਈ ਜੀ ਤੁਧੁ ਆਪੇ ਸਿਰਜਿ ਸਭ ਗੋਈ ॥

تُدھ آپے سرسٹ سبھ اوپائی جی تُدھ آپے سِرج سبھ گوئی

یہ دنیا تو نے خود بنائی ہے اور تو ہی پیدا کر کے فنا بھی کرے گا۔

ਜਨੁ ਨਾਨਕੁ ਗੁਣ ਗਾਵੈ ਕਰਤੇ ਕੇ ਜੀ ਜੋ ਸਭਸੈ ਕਾ ਜਾਣੋਈ ॥੫॥੧॥

1۔5جن نانک گُن گاوے کرتے کے جی جو سبھسے کا جانوئی۔

اے نانک ! میں اس رب کی تسبیح کرتا ہوں، جو تمام جاندار اور بے جان کا خالق ہے، جانداروں کے دلوں کے حال کو جانتا ہے۔

ਆਸਾ ਮਹਲਾ ੪ ॥

4 آسا محلہ

۔4 آسا محلہ

ਤੂੰ ਕਰਤਾ ਸਚਿਆਰੁ ਮੈਡਾ ਸਾਂਈ ॥

تُوں کرتا سچیار مینڈا سائیں

آپ خالق ہیں، آپ سچائی کے مصداق ہیں اور آپ میرے مالک ہیں۔

ਜੋ ਤਉ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਥੀਸੀ ਜੋ ਤੂੰ ਦੇਹਿ ਸੋਈ ਹਉ ਪਾਈ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

1جو تو بھاوے سوئی تھی سی جو تُوں دیہہ سوئی ہوَں پائی۔ رہاؤ۔

جو آپ کو اچھا لگتا ہے، وہی ہوتا ہے اور مجھے وہی ملتا ہے، جو آپ دیتے ہیں۔

ਸਭ ਤੇਰੀ ਤੂੰ ਸਭਨੀ ਧਿਆਇਆ ॥

سبھ تیری تُوں سبھنی دھیایا

ساری مخلوق آپ کی تخلیق ہے اور ساری مخلوق آپ کی تسبیح پڑھتی ہے۔

ਜਿਸ ਨੋ ਕ੍ਰਿਪਾ ਕਰਹਿ ਤਿਨਿ ਨਾਮ ਰਤਨੁ ਪਾਇਆ ॥

جِس نو کِرپا کریہہ تِن نام رتن پایا

لیکن جن پر تو نے رحم کیا، انہیں تیرے نام کا قیمتی جوہر ملا۔

ਗੁਰਮੁਖਿ ਲਾਧਾ ਮਨਮੁਖਿ ਗਵਾਇਆ ॥

گُرمُکھ لادھا منمُکھ گوایا

بہت جستجو کرنے والوں کو یہ قیمتی جوھر ملتا ہے اور خودغرض لوگ اسے ضائع کردتے ہیں۔

ਤੁਧੁ ਆਪਿ ਵਿਛੋੜਿਆ ਆਪਿ ਮਿਲਾਇਆ ॥੧॥

اتُدھ آپ وِچھوڑیا آپ مِلایا۔

آپ جدا کرتے ہیں اور آپ ھی ملاتے ہیں۔

ਤੂੰ ਦਰੀਆਉ ਸਭ ਤੁਝ ਹੀ ਮਾਹਿ ॥

تُوں دریاؤ سبھ تُجھ ہی ماہِ

اے رب ! آپ مثل دریا ہیں، اور آپ کی ذات میں ساری کائنات دریا کے لہر کے مانند ہے۔

ਤੁਝ ਬਿਨੁ ਦੂਜਾ ਕੋਈ ਨਾਹਿ ॥

تُجھ بِن دُوجا کوئی ناہِ

تیرے سوا کوئی نہیں ہے۔

ਜੀਅ ਜੰਤ ਸਭਿ ਤੇਰਾ ਖੇਲੁ ॥

جیئہ جنت سبھ تیرا کھیل

کائنات کی تمام چھوٹی بڑی مخلوقات تیری حمد وثنا ہیں۔

ਵਿਜੋਗਿ ਮਿਲਿ ਵਿਛੁੜਿਆ ਸੰਜੋਗੀ ਮੇਲੁ ॥੨॥

وِجوگ مِل وچھڑیا سنجوگی میل

جو تیری محبت میں سرشار ھوکر اپنوں سے بچھڑگیا اور اتفاق سے تجھ سے آملا۔ یعنی جن کو آپ کی مہربانی سے سچی صحبت نہیں ملی وہ آپ سے بچھڑگیا اور جنہیں سنتوں کی صحبت ملی انہیں آپ کی عقیدت مل گئی۔

ਜਿਸ ਨੋ ਤੂ ਜਾਣਾਇਹਿ ਸੋਈ ਜਨੁ ਜਾਣੈ ॥

جِس نو تُو جانایہہ سوئی جن جانے

اے مالک ! یہ طریقہ صرف وہی جان سکتا ہے جسے آپ گرو کے ذریعے علم دیتے ہیں۔

ਹਰਿ ਗੁਣ ਸਦ ਹੀ ਆਖਿ ਵਖਾਣੈ ॥

ہر گُن سد ہی آکھ وکھانے

پھر وہ ہمیشہ آپ ھی کی تعریف کرتا ہے۔

ਜਿਨਿ ਹਰਿ ਸੇਵਿਆ ਤਿਨਿ ਸੁਖੁ ਪਾਇਆ ॥

جِن ہر سیویا تِن سُکھ پایا

جن لوگوں نے اس لا محدود ذات کی پرستش کی، انہیں روحانی خوشی حاصل ہوئی۔

ਸਹਜੇ ਹੀ ਹਰਿ ਨਾਮਿ ਸਮਾਇਆ ॥੩॥

سہجے ہی ہر نام سمایا۔3

پھر وہ بلند مقام لوگ آسانی سے رب کے نام میں غرق ہو جاتے ہیں۔

ਤੂ ਆਪੇ ਕਰਤਾ ਤੇਰਾ ਕੀਆ ਸਭੁ ਹੋਇ ॥

توُں آپے کرتا تیرا کِیا سبھ ہوئے

آپ خود خالق ہیں، آپ کے حکم سے ہی سب کچھ ہوتا ہے۔

ਤੁਧੁ ਬਿਨੁ ਦੂਜਾ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਇ ॥

تُدھ بِن دوجا اور نہ کوئے

تمہارے سوا دوسرا کوئی نہیں ہے۔

ਤੂ ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖਹਿ ਜਾਣਹਿ ਸੋਇ ॥

توُں کر کر ویکھیہہ جانیہہ سوئے

جانداروں کو پیدا کر کے ان کے کاموں کو دیکھ رہے ہو اور ان کے بارے میں ہر چیز کا علم رکھتے ہو۔

ਜਨ ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਪਰਗਟੁ ਹੋਇ ॥੪॥੨॥

2۔4جن نانک گُرمُکھ پرگٹ ہوئے۔

اے نانک! یہ امتیاز گرو کا سامنا کرنے والے انسان کے اندر روشن ہوتا ہے۔

ਆਸਾ ਮਹਲਾ ੧ ॥

1 آسا محلہ

1 آسا محلہ

ਤਿਤੁ ਸਰਵਰੜੈ ਭਈਲੇ ਨਿਵਾਸਾ ਪਾਣੀ ਪਾਵਕੁ ਤਿਨਹਿ ਕੀਆ ॥

تِت سرورڑے بھئی لے نِواسا پانی پاوَک تِنیہہ کِیا

اے من! تم نے اسے سمندر میں رہائش اختیار کی ہے، جہاں الفاظِ لمس کی صورت پانی کا ذائقہ اور خوشبو ہے۔

ਪੰਕਜੁ ਮੋਹ ਪਗੁ ਨਹੀ ਚਾਲੈ ਹਮ ਦੇਖਾ ਤਹ ਡੂਬੀਅਲੇ ॥੧॥

پنکج موہ پگ نہیں چالے ہم دیکھا تہہِ دُوبئیلے

وہاں محبت و لگاؤ کی کیچڑ میں پھنس کر تیری عقل کے پاؤں عبادتِ رب کی طرف نہیں چل سکیں گے، اس سمندر میں ہم نے من مانی کرنے والے انسانوں کو ڈوبتے دیکھا ہے۔

ਮਨ ਏਕੁ ਨ ਚੇਤਸਿ ਮੂੜ ਮਨਾ ॥

من ایک نہ چیتس مُوڑ منا

اے نادان من ! اگر تم پوری توجہ کے ساتھ رب کی بندگی نہیں کروگے۔

ਹਰਿ ਬਿਸਰਤ ਤੇਰੇ ਗੁਣ ਗਲਿਆ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

1ہر بِسرت تیرے گُن گلیا ۔ رہاؤ۔

تو رب کو بھول جانے سے آپ کی تمام خوبیاں ختم ہو جائیں گی، یا واہے گرو کو بھول جانے سے تیرے گلے میں پھندا لگ جائے گا۔

ਨਾ ਹਉ ਜਤੀ ਸਤੀ ਨਹੀ ਪੜਿਆ ਮੂਰਖ ਮੁਗਧਾ ਜਨਮੁ ਭਇਆ ॥

نا ہوَں جتی ستی نہیں پڑیا مُورکھ مُگدھا جنم بھئیا

اس لیے اے من ! شکل و صورت سے پاک رب کے سامنے یہ التجا کر کہ میں یتی، ستی اور علم والا نہیں ہوں، میری زندگی بے وقوفوں کی طرح بے کار ہو گئی ہے۔

ਪ੍ਰਣਵਤਿ ਨਾਨਕ ਤਿਨ ਕੀ ਸਰਣਾ ਜਿਨ ਤੂ ਨਾਹੀ ਵੀਸਰਿਆ ॥੨॥੩॥

3-2- پرَنوت نانک تِن ہی سرنا جِن تُو ناہی ویسریا

اے نانک ! جن کے سامنے تم نہیں مرتے، میں ان سنتوں کے پیر پڑتا ہوں اور انہیں ہاتھ جوڑ کر سلام کرتا ہوں۔

ਆਸਾ ਮਹਲਾ ੫ ॥

آسا محلہ 5

آسا محلہ 5

ਭਈ ਪਰਾਪਤਿ ਮਾਨੁਖ ਦੇਹੁਰੀਆ ॥

بھئی پراپت مانُکھ دے ہُریا

اے انسان ! تمہیں جو یہ انسانی پیدائش حاصل ہوئی ہے۔

ਗੋਬਿੰਦ ਮਿਲਣ ਕੀ ਇਹ ਤੇਰੀ ਬਰੀਆ ॥

گوبِند مِلن کی ایہہِ تیری بریا

یہ تمہارے رب سے ملنے کا مبارک موقع ہے: یعنی آپ کو یہ انسانی زندگی صرف رب کے ذکر کے لیے ملی ہے۔

ਅਵਰਿ ਕਾਜ ਤੇਰੈ ਕਿਤੈ ਨ ਕਾਮ ॥

اَور کاج تیرے کِتےَ نہ کام

اس کے علاوہ کیا جانے والا دنیاوی کام تمہارے کسی کام کے نہیں ہیں۔

ਮਿਲੁ ਸਾਧਸੰਗਤਿ ਭਜੁ ਕੇਵਲ ਨਾਮ ॥੧॥

1۔ مِل سادھ سنگت بھج کیوَل نام

صرف تم باباؤں اور سنتوں کی صحبت سے اس شکل و صورت سے پاک رب کی ذات میں غور وفکر کرو۔

ਸਰੰਜਾਮਿ ਲਾਗੁ ਭਵਜਲ ਤਰਨ ਕੈ ॥

سرانجام لاگ بھوَجل ترن کے

اس لیے اس عالمی سمندر کو پار کرنے کی کوشش میں لگ جا۔

ਜਨਮੁ ਬ੍ਰਿਥਾ ਜਾਤ ਰੰਗਿ ਮਾਇਆ ਕੈ ॥੧॥ ਰਹਾਉ ॥

1جنم برِتھا جات رنگ مایا کے۔ رہاؤ۔

ورنہ ممتا کی محبت میں لگی تیری یہ حیات بے کار ہی چلی جائے گی۔

ਜਪੁ ਤਪੁ ਸੰਜਮੁ ਧਰਮੁ ਨ ਕਮਾਇਆ ॥

جپ تپ سنجم دھرم نہ کمایا

اے انسان ! تم نے نہ تو جپ تپسیا اور پابندی کی ہے اور نہ ہی کوئی نیک کام کرکے دھرم کمایا ہے۔

ਸੇਵਾ ਸਾਧ ਨ ਜਾਨਿਆ ਹਰਿ ਰਾਇਆ ॥

سیوا سادھ نہ جانیا ہر رائیا

باباؤں اور سنتوں کی خدمت نہیں کی ہے اور نہ ہی رب کو یاد کیا ہے۔

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਹਮ ਨੀਚ ਕਰੰਮਾ ॥

کہو نانک ہم نیچ کرما

اے نانک ! ہم سست کارکن انسان ہیں۔

ਸਰਣਿ ਪਰੇ ਕੀ ਰਾਖਹੁ ਸਰਮਾ ॥੨॥੪॥

4۔2سرن پرے کی راکھو سرما۔

میری پناہ میں شرم و حیا کا دامن نہ چھوڑو۔

ਅਰਦਾਸ

عبادت

ੴ ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫ਼ਤਹਿ॥

رب ایک ہے۔ تمام فتح حیرت انگیز گرو (رب) کی ہے۔

ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਸਹਾਇ।

قابل احترام تلوار (جسموں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب) ہماری مدد کریں!

ਵਾਰ ਸ੍ਰੀ ਭਗੌਤੀ ਜੀ ਕੀ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀ ੧੦॥

دسویں گرو کے ذریعہ سنائی گئی قابل احترام تلوار کی تعریف۔

ਪ੍ਰਿਥਮ ਭਗੌਤੀ ਸਿਮਰਿ ਕੈ ਗੁਰ ਨਾਨਕ ਲਈਂ ਧਿਆਇ॥

پہلے تلوار کو یاد کرو (خدا کو برائیوں کو ختم کرنے والے کی شکل میں رب)؛ پھر نانک کو یاد کریں (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਫਿਰ ਅੰਗਦ ਗੁਰ ਤੇ ਅਮਰਦਾਸੁ ਰਾਮਦਾਸੈ ਹੋਈਂ ਸਹਾਇ॥

پھر گرو انگد، گرو امر داس اور گرو رام داس کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ کیا وہ ہماری مدد کر سکتے ہیں! (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਅਰਜਨ ਹਰਗੋਬਿੰਦ ਨੋ ਸਿਮਰੌ ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਰਾਇ॥

گرو ارجن، گرو ہرگوبند اور محترم گرو ہر رائے کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਸ੍ਰੀ ਹਰਿਕ੍ਰਿਸ਼ਨ ਧਿਆਈਐ ਜਿਸ ਡਿਠੈ ਸਭਿ ਦੁਖ ਜਾਇ॥

قابل احترام گرو ہر کرشن کو یاد کریں اور ان کا دھیان کریں، جن کے دیدار سے تمام مصائب دور ہو جاتے ہیں۔ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں)۔

ਤੇਗ ਬਹਾਦਰ ਸਿਮਰਿਐ ਘਰ ਨਉ ਨਿਧਿ ਆਵੈ ਧਾਇ॥

گرو تیگ بہادر کو یاد کریں اور پھر روحانی دولت کے نو ذرائع آپ کے گھر تیزی سے آئیں گے۔

ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

اے رب ! برائے کرم ہمیں راستہ دکھا کر ہر جگہ ہماری مدد کریں۔

ਦਸਵਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗੋਬਿੰਦ ਸਿੰਘ ਸਾਹਿਬ ਜੀ! ਸਭ ਥਾਂਈ ਹੋਇ ਸਹਾਇ॥

قابل احترام دسویں گرو گوبند سنگھ (ان کی روحانی شراکت پر دھیان دیں) کو یاد کریں۔

ਦਸਾਂ ਪਾਤਸ਼ਾਹੀਆਂ ਦੀ ਜੋਤ ਸ੍ਰੀ ਗੁਰੂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਦੇ ਪਾਠ ਦੀਦਾਰ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

قابل احترام گرو گرنتھ صاحب میں موجود دس راجاؤں کی الہی روشنی پر غور اور دھیان کریں اور اپنے خیالات کو الہی تعلیمات کی طرف موڑیں اور گرو گرنتھ صاحب کی نظر سے خوشی حاصل کریں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪੰਜਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਚੌਹਾਂ ਸਾਹਿਬਜ਼ਾਦਿਆਂ, ਚਾਲ੍ਹੀਆਂ ਮੁਕਤਿਆਂ, ਹਠੀਆਂ ਜਪੀਆਂ, ਤਪੀਆਂ, ਜਿਨ੍ਹਾ ਨਾਮ ਜਪਿਆ, ਵੰਡ ਛਕਿਆ, ਦੇਗ ਚਲਾਈ, ਤੇਗ ਵਾਹੀ, ਦੇਖ ਕੇ ਅਣਡਿੱਠ ਕੀਤਾ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਪਿਆਰਿਆਂ, ਸਚਿਆਰਿਆਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ, ਖਾਲਸਾ ਜੀ ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

(گرو گوبند سنگھ کے) چار بیٹوں کے پانچ متعلقین کے اعمال کے بارے میں سوچو۔ چالیس شہیدوں کی؛ ناقابل یقین عزم کے بہادر سکھوں کی؛ نام کے رنگ میں ڈوبے عبادت گذاروں کی؛ ان میں سے جو نام میں مگن تھے؛ ان لوگوں میں سے

جنہوں نے نام کا ذکر کیا اور صحبت میں اپنا کھانا کھایا۔ مفت باورچی خانے شروع کرنے والوں میں سے؛ (حق کی حفاظت کے لیے) تلوار چلانے والوں میں سے؛ دوسروں کی خامیوں کو نظر انداز کرنے والوں میں سے؛ اوپر سب خالص اور سچے عقیدت مند تھے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਸਿੰਘਾਂ ਸਿੰਘਣੀਆਂ ਨੇ ਧਰਮ ਹੇਤ ਸੀਸ ਦਿੱਤੇ, ਬੰਦ ਬੰਦ ਕਟਾਏ, ਖੋਪਰੀਆਂ ਲੁਹਾਈਆਂ, ਚਰਖੜੀਆਂ ਤੇ ਚੜ੍ਹੇ, ਆਰਿਆਂ ਨਾਲ ਚਿਰਾਏ ਗਏ, ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦੀ ਸੇਵਾ ਲਈ ਕੁਰਬਾਨੀਆਂ ਕੀਤੀਆਂ, ਧਰਮ ਨਹੀਂ ਹਾਰਿਆ, ਸਿੱਖੀ ਕੇਸਾਂ ਸੁਆਸਾਂ ਨਾਲ ਨਿਬਾਹੀ, ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਕਮਾਈ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਖਾਲਸਾ ਜੀ! ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

ان بہادر سکھ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے ذریعے کی گئی بے مثال خدمات کو سوچیں اور یاد کریں، جنہوں نے اپنے سر قربان کیے؛ لیکن اپنے سکھ مذہب سے دستبردار نہیں ہوئے۔ جس نے جسم کے ہر جوڑ کو ٹکڑے ٹکڑے کر لیے۔ جس کی کھوپڑی نکال دی۔ جنہیں پہیوں پر باندھ کر گھمایا جاتا تھا اور ٹکڑوں میں توڑ دیا جاتا تھا، جنہیں آری سے کاٹا گیا تھا۔ جو زندہ بچ گئے تھے۔ جنہوں نے گوردواروں کے وقار کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ جنہوں نے اپنا سکھ مذہب ترک نہیں کیا۔ جنہوں نے اپنے سکھ مذہب کو قائم رکھا اور آخری سانس تک اپنے لمبے بالوں کو بچایا۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪੰਜਾਂ ਤਖਤਾਂ, ਸਰਬੱਤ ਗੁਰਦੁਆਰਿਆਂ ਦਾ ਧਿਆਨ ਧਰ ਕੇ ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

اپنے خیالات کو سبھی آسنوں اور تمام گوردواروں کی طرف موڑیں۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਪ੍ਰਿਥਮੇ ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ, ਸਰਬੱਤ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਕੋ ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਚਿਤ ਆਵੇ, ਚਿੱਤ ਆਵਨ ਕਾ ਸਦਕਾ ਸਰਬ ਸੁਖ ਹੋਵੇ।

سب سے پہلے، تمام معزز خالصہ یہ دعا کریں کہ وہ آپ کے نام کا دھیان کریں۔ اور اسے مراقبہ کے ذریعے تمام لذتیں اور مسرتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

ਜਹਾਂ ਜਹਾਂ ਖਾਲਸਾ ਜੀ ਸਾਹਿਬ, ਤਹਾਂ ਤਹਾਂ ਰਛਿਆ ਰਿਆਇਤ, ਦੇਗ ਤੇਗ ਫ਼ਤਹਿ, ਬਿਰਦ ਕੀ ਪੈਜ, ਪੰਥ ਕੀ ਜੀਤ, ਸ੍ਰੀ ਸਾਹਿਬ ਜੀ ਸਹਾਇ, ਖਾਲਸੇ ਜੀ ਕੇ ਬੋਲ ਬਾਲੇ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!

محترم خالصہ جہاں بھی موجود ہوں، اپنی حفاظت اور فضل عطا کریں۔ مفت باورچی خانہ اور تلوار کبھی ناکام نہ ہو۔ اپنے عقیدت مندوں کی عزت بنائے رکھیں۔ سکھ لوگوں پر فتح عطا کریں؛ قابل احترام تلوار ہمیشہ ہماری مدد کو آئے۔ خالصہ کو ہمیشہ احترام ملے۔ بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਸਿੱਖਾਂ ਨੂੰ ਸਿੱਖੀ ਦਾਨ, ਕੇਸ ਦਾਨ, ਰਹਿਤ ਦਾਨ, ਬਿਬੇਕ ਦਾਨ, ਵਿਸਾਹ ਦਾਨ, ਭਰੋਸਾ ਦਾਨ, ਦਾਨਾਂ ਸਿਰ ਦਾਨ, ਨਾਮ ਦਾਨ, ਸ੍ਰੀ ਅੰਮ੍ਰਿਤਸਰ ਜੀ ਦੇ ਇਸ਼ਨਾਨ, ਚੌਕੀਆਂ, ਝੰਡੇ, ਬੁੰਗੇ, ਜੁਗੋ ਜੁਗ ਅਟੱਲ, ਧਰਮ ਕਾ ਜੈਕਾਰ, ਬੋਲੋ ਜੀ ਵਾਹਿਗੁਰੂ!!!

براہِ کرم سکھوں کو سکھ مذہب کا تحفہ، لمبے بالوں کا تحفہ، سکھ قوانین پر عمل کرنے کا تحفہ، الہی علم کا تحفہ، پختہ یقین کا تحفہ، یقین کا تحفہ اور نام کا سب سے بڑا تحفہ عطا کریں۔ ربا وے ! گانا بجانے والو، حویلی اور بینر ہمیشہ کے لیے موجود رہیں۔ سچ کی ہمیشہ فتح ہو، بالکل وہی گرو (حیرت انگیز رب) !

ਸਿੱਖਾਂ ਦਾ ਮਨ ਨੀਵਾਂ, ਮਤ ਉੱਚੀ ਮਤ ਦਾ ਰਾਖਾ ਆਪ ਵਾਹਿਗੁਰੂ।

تمام سکھوں کے دل شائشتہ رہیں اور ان کا علم بلند ہو۔ ربا وے ! آپ علم کے محافظ ہیں۔

ਹੇ ਨਿਮਾਣਿਆਂ ਦੇ ਮਾਣ, ਨਿਤਾਣਿਆਂ ਦੇ ਤਾਣ, ਨਿਓਟਿਆਂ ਦੀ ਓਟ, ਸੱਚੇ ਪਿਤਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ! ਆਪ ਦੇ ਹਜ਼ੂਰ.....ਦੀ ਅਰਦਾਸ ਹੈ ਜੀ।

اے سچے والد، واہے گرو ! آپ دین کی شان ہیں، بے بسوں کی طاقت، بے سہارا لوگوں کی پناہ گاہ ہیں، ہم آپ کی بارگاہ میں عاجزی سے دعا کرتے ہیں۔(یہاں کئے گئے موقع یا دعا کی جگہ کو تبدیل کردیا کریں)۔

ਅੱਖਰ ਵਾਧਾ ਘਾਟਾ ਭੁੱਲ ਚੁੱਕ ਮਾਫ ਕਰਨੀ। ਸਰਬੱਤ ਦੇ ਕਾਰਜ ਰਾਸ ਕਰਨੇ।

برائے مہربانی اوپر دعا کو پڑھنے میں ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف کریں۔ برائے کرم سب کے مقاصد کو پورا کریں۔

ਸੋਈ ਪਿਆਰੇ ਮੇਲ, ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਮਿਲਿਆਂ ਤੇਰਾ ਨ ਚਿੱਤ ਆਵੇ। ਨਾਨਕ ਨਾਮ ਚੜ੍ਹਦੀ ਕਲਾ, ਤੇਰੇ ਭਾਣੇ ਸਰਬੱਤ ਦਾ ਭਲਾ।

برائے کرم ہمیں اُن سچے عبادت گذاروں سے ملوائیں، جن سے مل کر، ہم آپ کے نام کو یاد اور دھیان کر سکیں۔ ربا وے ! سچے گرو نانک کے ذریعے، آپ کا نام بلند ہو سکتا ہے اور آپ کی خواہش کے مطابق سب خوشحال ہو سکتے ہیں۔

ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕਾ ਖ਼ਾਲਸਾ, ਵਾਹਿਗੁਰੂ ਜੀ ਕੀ ਫਤਹਿ

خالصہ رب کا ہے۔ تمام فتح رب کی فتح ہے

-

سفر کے لیے فلسفہ

سکھ مت کا تصور منطق، جامعیت اور روحانی اور مادی دنیا کے لیے "بغیر کسی دکھاوے کے" نظریے کی خاصیت ہے۔ اس کی مذہبی کتاب سادگی سے نشان زد ہیں۔ سکھ اخلاقیات میں آدمی کے خود کے لیے فرض اور سماج کے لیے (سنگت) کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے۔

سکھ مذہب قریب قریب 500 سال پہلے گرونانک کے ذریعے بنیاد رکھی ہوئی دنیا کا سب سے قوی مذہب ہے۔ یہ ایک اعلیٰ ہستی اور کائنات کو بنانے والے (واہے گرو) میں بھروسے پر زور دیتا ہے۔ یہ مسلسل خوشیوں کے لیے ایک آسان سیدھا راستہ فراہم کرتا ہے اور محبت اور دنیاوی بھائی چارے کا پیغام پھیلاتا ہے۔ سکھ مذہب سختی سے ایک توحید پرستی و شواس ہے اور رب کو محض ایک ایسی ہستی کے طور پر تسلیم کرتا ہے جو وقت یا جگہ کی حدود کے تابع نہیں ہے۔

سکھ مذہب کا ماننا ہے کہ صرف ایک ہی رب ہے، جو خالق، پالنے والا، تباہ کرنے والا ہے اور انسانی شکل نہیں لیتا۔ پیغمبر کے نظریے کا سکھ مذہب میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ یہ دیوی دیوتاؤں اور دیگر دیوتاؤں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

سکھ مذہب میں اخلاقیات اور مذہب ایک ساتھ چلتے ہیں۔ روحانی ترقی کی طرف قدم بڑھانے کے لیے انسان کو روزمرہ کی زندگی میں، اخلاقی اوصاف کو پیدا کرنا چاہیے اور خوبیوں پر عمل کرنا چاہیے۔ ایمانداری، ہمدردی، سخاوت، نرمی اور عاجزی جیسے اوصاف کو صرف کوشش اور استقامت سے ہی پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ ہمارے عظیم گرؤں کی زندگی اس سمت میں تحریک کا ذریعہ ہے۔

سکھ مذہب سکھاتا ہے کہ انسانی زندگی کا مقصدپیدائش اور موت کے چکر کو توڑنا اور رب میں ضم ہونا ہے۔ یہ گرو کی تعلیمات پر عمل کرنے، مقدس نام (نام) پر دھیان اور خدمت اور خیراتی کام انجام دے کر پورا کیا جا سکتا ہے۔

نام راہ رب کو یاد کرنے کے لیے روزانہ عبادے پر زور دیتا ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے انسان کو پانچ جذبات، کام (خواہش)، کرودھ (غصہ)، لوبھ (لالچ)، موہ (دنیاوی لگاؤ) اور اہنکار (فخر) پر قابو رکھنا ہوگا۔ سنگھ سکھ مذہب میں برت اور

مقدس مقام کی زیارت، شگون اور مراقبہ جیسے رسومات اور معمولات کو رد کر دیا گیا ہے۔ انسانی زندگی کا مقصد واہے گرو کے ساتھ ضم ہونا ہے اور یہ گرو گرنتھ صاحب کی تعلیمات پر عمل کرنے سے پورا کیا جاتا ہے۔ سکھ مذہب عبادت کے راستے یا عقیدت کے راستے پر زور دیتا ہے۔ حالاں کہ یہ علمی راستہ (علم کا راستہ) اور کرم راہ (عمل کا راستہ) کی اہمیت کو پہچانتا ہے۔ یہ روحانی مقصد تک پہنچنے کے لیے رب کے فضل حاصل کرنے کی ضرورت پر سب سے زیادہ زور دیتا ہے۔

سکھ مت ایک جدید، عقلی اور عملی مذہب ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ عام خاندانی زندگی (آل و اولاد) کی نجات کے لیے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ نجات حاصل کرنے کے لیے برہم چاریہ یا دنیا کا ترک کرنا ضروری نہیں ہے۔ دنیاوی برائیوں اور لالچوں سے الگ رہنا ممکن ہے۔ ایک عقیدت مند کو دنیا میں رہنا چاہئے اور پھر بھی اپنے سر کو عام دباؤ اور ہنگاموں سے اوپر رکھنا چاہئے۔ وہ ایک عقلمند سپاہی ہونا چاہیے اور واہے گرو کے لیے سنت ہونا چاہیے۔

سکھ مذہب سبھی ملکوں میں پایا جانے والا اور "سکولر مذہب" ہے اور اس طرح ذات، عقیدہ، نسل یا جنس کی بنیاد پر تمام بھیدوں کو خارج کرتا ہے۔یہ مانتا ہے کہ رب کی نظر میں سبھی انسان برابر ہیں۔ گرووں نے عورتوں کی برابری پر زور دیا اور بچیوں کے قتل اور ستی (بیوہ کو جلانے) کے رواج کو خارج کر دیا۔ اس نےبیوہ کی دوبارہ شادی کو بھی فعال طور پر فروغ دیا اور پردہ کے نظام کو خارج کردیا۔ ذہن کو اس پر مرکوز رکھنے کے لیے مقدس نام (نام) کا دھیان کرنا چاہیے اور خدمت اور خیراتی کام کرنا چاہیے۔ ایمانداری سے کام (کرت کرن) کے ذریعے اپنی روزی کمانا معزز سمجھا جاتا ہے, نہ کہ بھیک مانگ کر یا بے ایمانی سے۔ دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا بھی ایک سماجی ذمہ داری ہے۔ انسان سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ دسوند (اپنی کمائی کے 10%) کے ذریعے ضرورت مندوں کی مدد کرے گا۔ سیوا، سماجی خدمات بھی سکھ مذہب کا ایک لازمی حصہ ہے۔ ہر گوردوارے میں مفت سماجی کچن (لنگر) اور تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے کھلا اس سماجی خدمات کا ایک اظہار ہے۔ سکھ مذہب یہ یقین کہ جو کچھ بھی ہوگا صحیح اور اچھا ہوگا اور امید کی وکالت کرتا ہے۔یہ مایوسی کے نظریے کو قبول نہیں کرتا۔

گروؤں کا خیال تھا کہ اس زندگی کا ایک ہدف اور ایک مقصد ہے۔ یہ خود اور رب کے ادراک کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ وہ اپنے اعمال کے نتائج سے حفاظت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ اس لیے اسے اپنے کاموں میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔

سکھوں کا صحیفہ، گرو گرنتھ صاحب، ابدی گرو ہیں۔ یہی واحد مذہب ہے جس نے مقدس کتاب کو مذہبی استاد کا درجہ دیا ہے۔ سکھ مذہب میں ایک زندہ انسانی گرو (پیغمبر) کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔

خواتین کا کردار

سکھ مذہب کے اصول بتاتے ہیں کہ خواتین میں مردوں کے برابر روحیں ہوتی ہیں اور انہیں اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ وہ مذہبی اجتماعات میں لوگوں کی رہنمائی کر سکتے ہیں، اکھنڈ رستا (مقدس صحیفوں کی مسلسل تلاوت) میں حصہ لے سکتے ہیں، کرتن (ایک گروپ میں بھجن کی تلاوت) کرسکتے ہیں، گرنتھوں (پجاری) کے طور پر کام کر سکتے ہیں۔ وہ تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ سکھ مذہب مردوں اور عورتوں کو برابری دینے والا دنیا کا پہلا بڑا مذہب تھا، گرو نانک نے صنفی مساوات کی تبلیغ کی، اور ان کے جانشین گروؤں نے خواتین کو سکھ عبادت اور مشق کی تمام سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے کی ترغیب دی۔

گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

عورت اور مرد، سبھی رب نے بنائے ہیں۔ یہ سب رب کا کھیل ہے۔ نانک کہتے ہیں: آپ کی پوری دنیا اچھی اور مقدس ہے۔ ایس جی جی ایس صفحہ 304

سکھ تاریخ نے مردوں کی خدمت، لگن، قربانی اور بہادری میں خواتین کا کردار برابر درج کیا ہے۔ خواتین کے اخلاقی وقار، خدمت اور ایثار کی بہت سی مثالیں سکھ روایت میں لکھی گئی ہیں۔ سکھ مذہب کے مطابق مرد اور عورت ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ باہمی تعلق اور باہمی انحصار کے نظام میں جہاں مرد عورت سے پیدا ہوتا ہے اور عورت مرد کے بیج سے پیدا ہوتی ہے۔

سکھ مت کے مطابق ایک مرد اپنی زندگی میں عورت کے بغیر محفوظ اور مکمل محسوس نہیں کر سکتا ہے، اور ایک مرد کی کامیابی اس عورت کی محبت اور قربانی سے کڑی ہوئی ہے، جو اس کے ساتھ اپنی زندگی گذارتی ہے، اور اس کے برعکس۔ گرو نانک نے کہا:

یہ ایک عورت ہے جو دوڑ کو جاری رکھتی ہے" اور ہمیں "عورت کو بے کار اور مجرم نہیں سمجھنا چاہئے، [جب] لیڈر اور بادشاہ خواتین سے پیدا ہوتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس ، صفحہ: 473۔

نجات: اٹھانے کا ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ آیا کوئی مذہب خواتین کو نجات حاصل کرنے کے قابل مانتا ہے، یہاں رب کا حصول یا اعلیٰ روحانی مقام، گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"سبھی جاندار میں رب بستا ہے، رب تمام شکلوں، نر اور مادہ پر محیط ہے" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 605)۔

گرو گرنتھ صاحب کے اوپر لکھی بات سے، رب کی روشنی دونوں جنسوں کے ساتھ یکساں طور پر رہتی ہے۔ اس لیے مرد اور عورت دونوں گرو کی تعلیمات پر عمل کر کے یکساں طور پر آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ کوئی مذاہب میں ایک عورت کو مرد کی روحانیت میں رکاوٹ سمجھا جاتا ہے لیکن سکھ مذہب میں نہیں۔ گرو نے اسے مسترد کر دیا۔ 'سکھ مذہب پر موجودہ خیالات' میں، ایلس باسکر کہتی ہیں:

"پہلے گرو نے عورت کو مرد کے برابر رکھا... عورت مرد کے لیے رکاوٹ نہیں تھی، بلکہ رب کی خدمت کرنے اور آزادی کی تلاش میں ایک ساتھی تھی"۔

شادی

گرو نانک نے خاندان کی سفارش کی۔ ایک فیملی والے کی زندگی، برہم چاریہ اور ترک کے بجائے شوہر اور بیوی برابر کے شریک تھے اور دونوں وفاداری کے قانون کے پابند تھے۔ مقدس آیات میں، گھریلو خوشی کو ایک پیارے آئیڈیل کے طور پر پیش کیا گیا ہے اور شادی رب سے محبت کے اظہار کے لیے ایک چل رہی شکل فراہم کرتی ہے۔ ابتدائی سکھ مت کے شاعر اور سکھ نظریے کے مستند ترجمان بھائی گرداس نے خواتین کو بہت زیادہ خراج تحسین پیش کیا ہے۔ وہ کہتا ہے:

ایک عورت اپنے والدین کے گھر میں پسندیدہ ہے، اپنے والد اور والدہ سے بہت پیار کرتی ہے۔ اپنے سسرال میں، وہ خاندان کی بنیاد ہے، اس کی خوش قسمتی کی ضمانت ہے... روحانی علم میں شرکت کرنا اور حکمت اور اعلیٰ صفات سے مالا مال، ایک عورت، مرد کا دوسرا آدھا، اسے آزادی کے دروازے تک لے جاتا ہے۔ (ورن، وی 16)

برابری کا درجہ

مردوں اور عورتوں کے درمیان یکساں جگہ کو یقینی بنانے کے لیے، گرو نے شروعات، ہدایات یا سنگت (مقدس سنگتی) اور پنگت (ایک ساتھ کھانے) کاموں میں حصہ لینے کے معاملے میں جنسوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا۔ سروپ داس بھلا، مہیما پرکاش کے مطابق، گرو امرداس نے خواتین کے پردے کے استعمال کی مخالفت کی۔ انہوں خواتین کو شاگردوں میں بعض برادریوں کی نگرانی کے لیے چنا اور ستی رواج کے خلاف تبلیغ کی۔ سکھ تاریخ میں بہت سی خواتین کے نام درج ہیں، جیسے ماتا گجری، مائی بھاگو، ماتا سندری، رانی صاحب کور، رانی سدا کور اور مہارانی جند کور، جنہوں نے اپنے دور کے واقعات میں اہم کردار ادا کیا۔

تعلیم

سکھ مذہب میں تعلیم کو بہت اہم سمجھا جاتا ہے۔ یہ کسی کی بھی کامیابی کی کنجی ہے۔ یہ شخصی ترقی کا ایک طریقہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ تیسرے گرو نے کئ اسکولوں کو قائم کا۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

تمام الٰہی علم اور غور و فکر گرو کے ذریعے حاصل ہوتے ہیں" (گرو گرنتھ صاحب، صفحہ 831)۔

سبھی کے لیے تعلیم ضروری ہے اور سبھی کو سب سے اچھا بننے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ تیسرے گرو کی طرف سے بھیجے گئے سکھ مشنریوں میں باون خواتین تھیں۔ 'سکھ خواتین کا کردار اور حیثیت' میں ڈاکٹر مہندر کور گل لکھتی ہیں

"گرو امر داس کو بھروسہ تھا کہ کوئی بھی تعلیم اس وقت تک جڑ نہیں پکڑ سکتی؛ جب تک کہ انہیں خواتین حضرا ے قبول نہیں کرتی۔"

لباس پر پابندی

خواتین کو نقاب نہ پہننے کی ضرورت کے علاوہ، سکھ مذہب ڈریس کوڈ کے بارے میں ایک عام لیکن بہت اہم بیان دیتا ہے۔ یہ جنس سے قطع نظر تمام سکھوں پر لاگو ہوتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے،

"ایسے کپڑے پہننے سے پرہیز کریں جن میں جسم آرام محسوس نہ کرے اور دماغ خراب خیالات سے بھرا ہو۔" ایس جی جی ایس، صفحہ 16

اس طرح سکھوں کو احساس ہوگا کہ کس قسم کے کپڑے دماغ کو برے خیالات سے بھرتے ہیں اور ان سے بچنا چاہیے۔ سکھ خواتین سے کرپان (تلوار) اور باقی کے ساتھ اپنی حفاظت کرنے کی امید کی جاتی ہے، یہ خواتین کے لیے منفرد ہے کیونکہ یہ تاریخ میں پہلی بار ہے جب خواتین سے اپنی حفاظت کرنے کی امید کی گئی تھی اور ان سے جسمانی تحفظ کے لیے مردوں پر موقوف ہونے کی امید نہیں کی گئی تھی۔

ایس جی جی ایس اقتباس:

زمین اور آسمان میں مجھے کوئی اور نظر نہیں آتا۔ تمام عورتوں اور مردوں میں، اس کی روشنی چمک رہی ہے۔" ایس جی جی ایس صفحہ 223۔

عورت سے مرد کی پیدائش ہوتی ہے۔ عورت کے اندر، مرد کا تصور کیا جاتا ہے؛ عورت سے وہ جڑا ہوا ہے اور شادی شدہ ہے، عورت اس کی دوست بن جاتی ہے۔ خواتین کے ذریعے آنے والی نسلیں آتی ہیں۔ جب اس کی بیوی مر جاتی ہے تو وہ دوسری عورت کو تلاش کرتا ہے۔ وہ عورت کا پابند ہے۔ تو اسے برا کیوں کہتے ہو؟ ان ہی سے راجا پیدا ہوتے ہیں۔ عورت سے عورت پیدا ہوتی ہے۔ عورت کے بغیر، کوئی بھئی نہیں ہوگا. گرو نانک، ایس جی جی ایس صفحہ 473

جہیز کے حوالے سے: "اے میرے رب، مجھے اپنا نام میری شادی کے تحفے اور جہیز کے طور پر دے دو"۔ شری گرو رام داس جی، صفحہ 78، لائن 18 ایس جی جی ایس

پردے کے رواج کے بارے میں: "رکو، رکو، بہو - اپنے چہرے کو گھونگھٹ سے مت ڈھکو، آخر میں اس سے تمہیں آدھا ڈھانچہ بھی نہیں ملے گا۔ جو تم اس سے پہلے اپنا چہرہ ڈھکا کرتی تھی اس کے قدموں پر مت چلو، اپنے چہرے کو ڈھانکنے کا صرف یہ فائدہ ہے کہ کچھ دنوں تک لوگ کہیں گے: کتنی اچھی دلہن آئی ہے۔ آپ کا گھونگھٹ تب ہی سچ ہوگا، جب آپ اچھلیں گے، ناچیں گے اور شان سے گائیں گے۔ رب کی تعریف کرو. -پی. 484، ایس جی جی ایس

خواتین اور درحقیقت تمام روحوں کو روحانی زندگی گزارنے کے لیے سختی سے حوصلہ افزائی کی گئی تھی:"آؤ، میری پیاری بہنو اور روحانی ساتھیو، مجھے اپنے آغوش میں گلے لگاؤ۔ چلو ایک ساتھ جڑتے ہیں اور ہمارے قادر مطلق مالک شوہر کی کہانیاں سناتے ہیں۔" - گرو نانک، صفحہ 17، ایس جی جی ایس۔

"دوست، باقی تمام لباس خوشی کو مار ڈالتے ہیں، اعضاء کو پہنتے سے تکلیف ہوتی ہے، اور دماغ کو غلط خیالات سے بھر دیتا ہے" - ایس جی جی ایس صفحہ 16

پگڑی کی اہمیت

پگڑی ہمیشہ سے سکھ کا کبھی الگ نہ ہونے والا حصہ رہی ہے۔ تقریباً 1500 عیسوی اور سکھ مذہب کے بانی یا جنم دینے والے گرو نانک کے زمانے سے، سکھ پگڑی پہنے ہوئے ہیں۔

پگڑی یا "پگڑی" کو اکثر "پگ" یا "دستار" کی شکل میں چھوٹا کیا جاتا ہے، ایک ہی لیکھ کے لیے الگ الگ بولیوں میں الگ الگ لفظ ہیں۔ یہ سبھی لفظ مرد اور عورت دونوں کے ذریعے اپنے سر کو ڈھکنے کے لیے پہنے جانے والے کپڑے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہ ایک ہیڈ ڈریس ہے جس میں سر کے چاروں طرف ایک لمبے اسکارف کی طرح کپڑے کو لپیٹا جاتا ہے یا کبھی کبھی ایک اندرونی "ٹوپی" یا پٹکا ہوتا ہے۔ روایتی طور پر ہندوستان میں، پگڑی صرف معاشرے میں اعلیٰ درجہ کے مرد ہی پہنتے تھے۔ پست جگہ یا نیچی ذات کے مردوں کو پگڑی پہننے کی اجازت نہیں تھی۔

حالاں کہ بغیر کٹے ہوئے بالوں کو رکھنے کے لیے گرو گوبند سنگھ نے پانچ کے یا بھروسے کے پانچ لیکھوں میں سے ایک کی شکل میں ضروری کیا تھا، یہ لمبے وقت سے 1469 میں سکھ کی شروعات سے ہی سکھ مذہب سے جڑا ہوا ہے۔ سکھ مذہب دنیا کا واحد مذہب ہے جو سبھی بالغ لڑکوں کے لیے پگڑی پہننا ضروری قرار دیتا ہے۔۔ مغربی ممالک میں پگڑی باندھنے والے زیادہ تر لوگ سکھ ہیں۔ سکھ پگڑی کو دستار بھی کہا جاتا ہے۔ 'دستار' فارسی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مطلب ہے 'واہے گرو کا ہاتھ' جس کا مطلب ہے ان کی دعا۔

سکھ اپنی کئی اور خاص پگڑیوں کے لیے مشہور ہیں۔ روایتی طور پر، پگڑی عزت کی نمائندگی کرتی ہے، اور طویل عرصے سے صرف شرافت کے لیے رکھی گئی ایک چیز رہی ہے۔ ہندوستان میں مغل دور حکومت میں صرف مسلمانوں کو ہی پگڑی پہننے کی اجازت تھی۔ تمام غیر مسلموں کو اسے پہننے سے سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔

گرو گوبند سنگھ نے مغلوں کی اس پابندی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اپنے تمام سکھوں کو پگڑیاں پہننے کے لیے کہا۔ یہ اعلیٰ اخلاقی معیارات کے اعتراف میں پہنا جانا تھا جو اس نے اپنے خالصہ پیروکاروں کے لیے تیار کیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا خالصہ الگ ہو اور "باقی دنیا سے الگ دکھنے کے لیے" پرعزم ہو۔ وہ چاہتے تھے کہ سکھ گرووں کے بتائے ہوئے منفرد راستے پر چلیں۔ اس طرح، ایک پگڑی والا سکھ ہمیشہ بھیڑ سے الگ رہا ہے، جیسا کہ گرو کا ارادہ تھا۔ کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ اس کے 'صاحب سپاہی' نہ صرف آسانی سے پہچانے جائیں بلکہ آسانی سے مل بھی جائیں۔

جب کوئی سکھ مرد یا عورت پگڑی پہنتا ہے تو پگڑی صرف کپڑے کی پٹی نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ سکھ کے سر کے ساتھ ایک ہی ہوجاتا ہے۔ پگڑی ساتھ ہی سکھوں کے ذریعے پہننی جانے والی عقیدے کے چار دیگر مضامین کی مزید روحانی اور دنیاوی اہمیت ہے۔ جب کہ پگڑی پہننے سے اشارہ کئی ہیں۔ خودمختاری، قربانی، عزت نفس، بہادری اور تقوی، لیکن سکھوں کے پگڑی پہننے کی بنیادی وجہ یہ ظاہر کرنا ہے -ان کے جنم داتا خالصہ گرو گوبند سنگھ کے لیے ان کی محبت، اطاعت اور احترام۔

اوپر دی ہوئی روشنی والے الفاظ کو کسی اور چیز سے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ 'اسباب' ہو سکتے ہیں۔

پگڑی ہمارے لیے ہمارے گرو کا تحفہ ہے۔ اس طرح ہم خود کو سنگھ اور کور کی شکل میں تاج پہناتے ہیں جو ہماری اپنی اعلیٰ شعور کے لیے ذمہ داری کے تخت پر بیٹھتے ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لیے یکساں طور پر، یہ پراجیکٹو شناخت شاہی، فضل اور امتیاز کا اظہار کرتی ہے۔یہ دوسروں کے لیے ایک اشارہ ہے کہ ہم کبھی نہ ختم ہونے والی تصویر میں رہتے ہیں اور سب کی خدمت کے لیے کھڑے ہیں۔پگڑی مکمل ذمہ داری کے علاوہ کسی چیز کی نشاندہی نہیں کرتی۔ جب آپ اپنی پگڑی پہن کر باہر کھڑے ہونا چاہتے ہیں، تو آپ بغیر کسی خوف کے ایک فرد کے طور پر کھڑے ہوتے ہیں، چھ ارب لوگوں میں سے ایک فرد۔ یہ سب سے غیر معمولی کام ہے۔" (سکھ نیٹ سے نقل کیا گیا)

عاجزی آپ کے سفر کا نچوڑ ہے۔

عاجزی سکھ مذہب کا ایک اہم پہلو ہے۔ اس کے مطابق سکھوں کو رب کے سامنے عاجزی سے جھکنا چاہیے۔ عاجزی یا نرمی پنجابی میں پاس سے جڑا لفظ ہے۔ عاجزی ایک خوبی ہے، جس کی گربانی میں زور و شور سے تبلیغ کی جاتی ہے۔ اس پنجابی لفظ کا ترجمہ "عاجزی"، "مہربانی" یا "نرمی" ہے۔ کوئی شخص جس کا ذہن اس خیال سے پریشان نہ ہو کہ وہ کسی سے بہتر یا زیادہ اہم ہے۔

مسئلہ کی جگہ - اوپر صحیح جملہ نہیں ہے۔
یہ تمام انسانوں کی پرورش کے لیے ایک اہم خوبی ہے اور ایک سکھ کے ذہن کا ایک لازمی حصہ ہے اور یہ خوبی ہر وقت سکھ کے ساتھ ہونی چاہیے۔ سکھوں کے اسلحہ خانہ میں دیگر چار خصوصیات ہیں:
سچائی (شنی)، خوشی (سنتوکھ)، ہمدردی (مہربانی) اور پریم (محبت)۔
یہ پانچ خوبیاں ایک سکھ کے لیے ضروری ہیں اور ان خوبیوں کو پروان چڑھانے اور انہیں اپنی شخصیت کا حصہ بنانے کے لیے گربانی کا مراقبہ اور تلاوت کرنا ان کا فرض ہے۔
گربانی ہمیں کیا بتاتی ہے:
"عاجزی کا پھل بے حقیقی سکون اور خوشی ہے۔ عاجزی کے ساتھ وہ رب، کمال کے خزانے کا دھیان کرنا جاری رکھتے ہیں۔ رب سے آگاہ انسان عاجزی میں ڈوبا ہوا ہے۔ جس کا دل رحم سے عاجزی سے بھرا ہوا ہے۔ سکھ مذہب عاجزی کو بھیکھ مانگتا ہے۔ رب کے سامنے کٹورا۔

"صبر کو اپنے کان کی بالی، نرمی کو اپنے بھیک مانگنے کا پیالہ اور مراقبے کو

اس راکھ کو بنا لو، جو آپ اپنے جسم پر لگاتے ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 6۔

"عاجزی کے دائرے میں لفظ حسن ہے۔ بے مثال حسن کی صورتیں ہیں۔" ایس جی جی ایس صفحہ 8۔

"عاجزی، نرمی اور عام فہم میری ساس اور سسر ہیں"۔ ایس جی جی ایس صفحہ 152۔

روحانیت کی طرف سفر

گرو گرنتھ صاحب ایک لافانی زندہ گرو، سکھ گرووں، ہندو اور مسلم سنتوں کی ایک نظم کی شکل میں لیکھ ہے۔ تحریر ان کے ذریعے سے تمام بنی نوع انسان کے لیے واہے گرو کی طرف سے ایک تحفہ ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں نظر کسی بھی طرح کے دکھ کے بغیر رب کے انصاف پر مبنی معاشرے کی ہے۔ جب کہ گرنتھ ہندو مذہب اور اسلام کے صحیفوں کو مانتا ہے اور ان کی عزت کرتا ہے، یہ ان مذاہب میں سے کسی ایک کے ساتھ اعلیٰ کردار، میل ملاپ نہیں دکھاتا ہے۔ گرو گرنتھ صاحب میں عورتوں کو مردوں کے برابر ہی عزت دی جاتی ہے۔ خواتین میں بھی مردوں کی طرح روحیں ہوتی ہیں اور اس طرح انہیں نجات حاصل کرنے کے مساوی مواقع کے ساتھ اپنی روحانیت پیدا کرنے کا مساوی حق ہوتا ہے۔ خواتین ہلے مذہبی اجتماعات سمیت تمام مذہبی، ثقافتی، سماجی اور سیکولر کاموں میں حصہ لے سکتی ہیں۔

سکھ مذہب مساوات، سماجی انصاف، انسانیت کی خدمت اور دوسرے مذاہب کے لیے رواداری کی وکالت کرتا ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں مہربانی، ایمان داری، نرمی اور سخاوت کے نظریات پر عمل کرتے ہوئے سکھ مذہب کا لازمی پیغام ہر وقت رب کی روحانی عقیدت اور تعظیم ہے۔ سکھ مذہب کے تین بنیادی اصول ہیں: مراقبہ کرنا اور واہے گرو کو یاد کرنا، ایماندارانہ زندگی گزارنے کے لیے کام کرنا اور دوسروں کے ساتھ اشتراک کرنا۔

روح کے لیے اس روحانی سفر پر جانے کی کوشش کرنے کے لیے مبارکباد۔ ترجمہ کبھی بھی اصل کے قریب نہیں ہو سکتا، خاص طور پر جب پورا گرو گرنتھ صاحب نظم میں ہو اور استعاروں کا استعمال کام کو بہت مشکل بنا دیتا ہے۔ الہی پیغام میں، ہندو اور مسلم افسانوی کہانیوں کا اکثر خوشی، ہرناکش، لکشمی، برہما وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ براہ کرم انہیں لفظی طور پر نہ پڑھیں بلکہ ان کے پیچھے کی بات یا پیغام کو سمجھیں۔ توجہ اس بات پر ہے کہ رب ایک ہے اور اس کے ساتھ ایک ہونا انسانی زندگی کا کام ہے۔

آپ کی زبان میں رب کا پیغام آپ تک پہنچانے کے لیے یہ کام کئی رضاکار کے ذریعے برسوں سے کیا جا رہا ہے، اگر آپ کو کوئی سوال ہے، تو براہ کرم walnut@gmail.com پر بلا جھجک ای میل کریں اور ہم اس سفر میں آپ کے ساتھ شامل ہونا پسند کریں گے۔